بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ
الفضل
قادیان
یوم دوشنبہ

جلد ۳۴ | ۲۱ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۴۶

قادیان ۲۰ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شب کی اطلاع منظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نزلہ اور حرارت کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور سینے میں جلن کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب نسبتاً آرام ہے۔ الحمدللہ

مولوی عبدالرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

[مجلس خدا]م الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

ورزشی اور علمی مقابلے

قادیان ۲۰ اکتوبر۔ کل خدام علی الصبح ۵ بجے بیدار ہوئے۔ اور نماز تہجد کے بعد صبح کی نماز ادا کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد ورزش اجتماعی ہوئی۔ جس میں سب خدام شامل ہوئے۔ ساڑھے آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک دلچسپ ورزشی مقابلے ہوئے۔ جن میں رگ ریچ۔ سو گز کی دوڑ۔ کبڈی۔ اونچی آواز کا مقابلہ۔ اونچی چھلانگ اور رسہ کشی کے مظاہرے کئے گئے۔ ۱۱ بجے سے ۱۲½ بجے تک خدام کے علمی مقابلوں کا پروگرام تھا جس میں خدام کا مقام اجتماع کے چار بلاکوں میں امتحان لیا گیا۔ اور دیکھا گیا۔ کہ حدیث کا مطالعہ کرنے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھنے اور ترجمہ قرآن مجید سیکھنے اور قرآن مجید حفظ کرنے میں خدام نے کہاں تک سال بھر کوشش کی ہے۔ ہر بلاک میں اول و دوم وسوم رہنے والوں کا آخری مقابلہ بعد نماز مغرب وعشاء ۹ بجے شروع ہوا۔ جس میں جناب حافظ مبارک احمد صاحب۔ جناب قاضی محمد نذیر صاحب اور صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر ججز تھے۔ کل رات اس مقابلہ کے اجلاس میں جناب مولوی غلام احمد صاحب۔ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب اور صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ججز تھے۔ ہر سہ اصحاب خدام سے علمی سوالات پوچھتے رہے۔ بالآخر یہ مقابلہ ۱۲½ بجے رات ختم ہوا۔

آج کے اجتماع میں ۶۰۳ اطفال شریک تھے۔ کبڈی۔ نشانہ غلیل۔ تقاریر۔ تیز سائیکل چلانا۔ آہستہ سائیکل چلانا۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ سائیکل کی مرمت کرنا۔ حفظ قرآن۔ کینو سے چیزیں بنانے۔ سو گز کی دوڑ۔ ۴۴۰ گز کی دوڑ۔ پیغام رسانی۔ اذان دینے۔ معائنہ اور مشاہدہ کرنے اور اشعار کی یادداشت کے مقابلے ہوتے رہے۔

آج پروگرام کے مطابق خدام ۵ بجے بیدار ہوئے اور نماز تہجد پڑھی۔ پھر صبح کی نماز ادا کی۔ اور بیرونجات سے آنے والے خدام شعائر اللہ کی زیارت کے لئے گئے اور مقامی مجالس کے خدام نے ورزش اجتماعی میں حصہ لیا۔ ۸½ سے ۹½ بجے تک رسہ کشی کا میچ قادیان اور بیرون قادیان کے درمیان ہوا۔ اور سخت مقابلے کے بعد قادیان کی ٹیم فاتح رہی۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی تشریف آوری

ٹھیک ۱۱ بجے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ مقام اجتماع میں رونق افروز ہوئے سٹیج کے اردگرد سب خدام اور زائرین جمع تھے سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور کی موجودگی میں صدر محترم نے مقام اجتماع کا نقشہ اور اجتماع کے اعداد و شمار پیش کئے اور بعض دیگر امور کے متعلق عرض کیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد (جو ثاقب صاحب زیروی نے پڑھی) صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب معتمد نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے سات سالہ مقررہ پروگرام کے پہلے سال کے حصہ پر کما حقہ عمل نہ کر سکنے کی مجبوریاں پیش کرکے آئندہ پوری سعی کرنے کی کوشش کا وعدہ کیا اور دعا کی درخواست کی۔ نیز مختلف شعبہ جات کے کام کا ذکر کیا۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی تقریر

اس کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں مجبوریوں اور مشکلات کو اپنے پروگرام کی تکمیل کے راستہ میں حائل نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور پوری ہمت اور جوش کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ (حضور کی یہ تقریر مفصل شائع کی جائے گی۔ انشاء اللہ)

انتخاب صدر

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد انتخاب صدر کے متعلق اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی نے صدارت کی۔ آپ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ۱۳۲۳ہش کے اجتماع میں فرمودہ ہدایات دربارہ انتخاب صدر پڑھ کر سنائیں۔ سال آئندہ کے صدر کے عہدہ کے لئے تاریخ مقررہ کے اندر صرف صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا نام تجویز ہو کر آیا تھا۔ اس لئے قواعد کی رو سے صاحبزادہ صاحب موصوف ہی متفقہ منتخب صدر تھے۔ لیکن مکرم خادم صاحب نے مناسب سمجھا۔ کہ چونکہ صرف چار مجالس کی طرف سے تاریخ مقررہ کے اندر صدر کے نام تجویز ہو کر آئے ہیں۔ اس لئے دیگر مجالس کی رائے کا بھی علم حاصل کیا جائے۔ چنانچہ صدر کے انتخاب کا معاملہ مجلس انتخاب میں پیش کر دیا۔ اور کثرت رائے سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہی آئندہ سال کے لئے صدر منتخب ہوئے۔

مجلس شوریٰ

دوپہر کا کھانا کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مستقل صدر مجلس کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں نمائندگان نے ایجنڈا کی بعض تجاویز کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ بعد میں صدر محترم نے امتیاز حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اور اپنی اختتامی تقریر میں خدام کو ضروری نصائح فرمائیں۔

بعض خصوصیات

آخر میں موجودہ اجتماع کی بعض خصوصیات کا ذکر کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس اجتماع میں گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ خدام شامل ہوئے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال اور موجودہ سال کے اجتماع کے اعداد و شمار کا نقشہ درج ذیل ہے۔

	سال ۴۵ء	سال ۴۶ء
تعداد مقامی خدام	۸۳۹	۱۳۷۰

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

	سال ۱۹۴۵ء	سال ۱۹۴۶ء
تعداد خدام بیرون	۱۶۵	۱۷۵
تعداد مجالس مقامی	۲۲	۲۲
بیرون	۳۱	۵۲

(۲) اطفال کا اجتماع بھی اگرچہ خدام کا ہی ایک حصہ ہے۔ لیکن اپنی ذات میں یہ ادارہ بھی مکمل ہے۔ جس میں خدام کی طرح ایک باقاعدہ اور دلچسپ پروگرام کی تکمیل ہوتی ہے۔ ان کے مہیا کردہ نقشہ کے مطالعہ سے یہ امر منشرح ہوتا ہے۔ کہ ان کا اجتماع بہت پررونق اور گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ دلچسپ اور مفید تھا۔ اور اس میں بعض ایسی خوبیاں ہیں۔ جو امتیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ مثلاً اب کے ۳۷۰ اطفال کے مقابلہ میں ۶۰۳ اطفال شامل ہوئے۔ جن میں لاہور۔ دہلی۔ مردان فیروزپور اور ویروال سے بھی اطفال کے نمائندے شامل ہوئے۔ اور اجتماع میں شامل ہونے والوں کو صنعت اور عملی کاموں کے مبادیات سے واقف کرانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کے مہتمم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ہیں۔ ۲۔ الجہیر الصوت سے نشر کی ہوئی خبر یا تقریر خدام کے کیمپ سے اطفال کے کیمپ میں بھی سنی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ یہ چیز ان کے اپنے مستقل پروگرام میں خارج ہوتی ہے۔ اس لئے اگر آئندہ ان کا اجتماع نسبتاً دور کے مقام پر ہو۔ تو زیادہ بہتر ہوگا

(۳) صحتِ جسمانی جس کے مہتمم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہیں۔ کی طرف سے بھی ایک جدت کی گئی۔ اور وہ یہ کہ اب کے ہر خادم کا طبی معاینہ کیا گیا۔ اور اس کا ریکارڈ ایک کارڈ پر رکھا گیا۔ جن خدام کی صحتوں میں کوئی نقص ہو۔ اس کا ذکر مقررہ عنوان کے نیچے کر دیا جاتا ہے۔ اور صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی زیر ہدایت ڈاکٹروں کا ایک بورڈ مشخصہ بیماری کا علاج تجویز کرتا ہے۔ جو خادم علاج کا خرچ برداشت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ اس کا خرچ شعبہ کی طرف سے ادا کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ صحت کا یہ چارٹ ایک مستقل ریکارڈ بن جائے گا۔ اور ہر سال خدام اپنی صحتوں کا موازنہ کر سکیں گے۔ امید ہے۔ شعبہ متعلقہ اس تجربہ کو بیرونی مجالس میں بھی رائج کرنے کا اہتمام کرے گا۔

(۴) Tuck shop جس کا ذکر کل آ چکا ہے۔ اس کا وجود بھی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ خدام کے تھیلوں میں چنے تو موجود ہوتے ہیں۔ اور ہر صبح ان سے ناشتہ ہوتا ہے۔ لیکن پھر چائے اور بعض دوستوں کو لسی کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس لئے اب کے اس دکان سے چائے دودھ اور لسی مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا۔ یہ کام رانا عبدالرحمٰن صاحب پروفیسر اور کالج کے طلباء کے سپرد تھا۔ جس کو وہ اپنے طور پر پوری تندہی اور ترتیب سے کر رہے ہیں۔ آئندہ اگر موجودہ سے زیادہ وسیع پیمانہ پر انتظام کیا جائے۔ تو یہ تمام خدام کی ناشتہ کی ضروریات کو پورا کر سکے گا۔

(۵) کھانا مہیا کرنے کا کام صاحبزادہ میاں مسعود احمد خاں صاحب کے سپرد تھا۔ لنگر خانہ میں ان کے نائب ماسٹر فضل داد صاحب اور دفتر میں مرزا بشیر احمد بیگ صاحب تھے۔ اس امر کا ثبوت کہ خاں صاحب ممدوح اور ان کے معاونین نے تندہی اور جانفشانی سے کام کیا ہے۔ یہ ہے کہ ان کا طیار کردہ کھانا نہایت عمدہ اور کافی ہوتا تھا۔ اور سوائے اس کے کہ پہلے روز اطفال کو کھانا کم ملا۔ اور دیر سے ملا۔ باقی اوقات میں کھانا بروقت مہیا کیا جاتا رہا۔ مطالبہ اور سپلائی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور تمام انتظامات کا خوبی سے وقت پر مکمل ہو جانا اور ہر چیز کا میسر آ جانا محکمہ سپلائی کی تگ و دو کا نتیجہ ہے اس شعبہ کے انچارج چوہدری ظہور احمد صاحب تھے

الغرض خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال کا اجتماع شامل ہونے والوں کی تعداد اور دلچسپیوں کے لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ اس میں شامل ہونے والوں کو اس کے فوائد اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی تعمیل کرنے کی توفیق دے۔

اتنے بڑے اجتماع کو مفید اور موثر بنانے کا سہرا خدام کے تجربہ کار باوقار اور ذی وجاہت صدر کے سر ہے آپ کے ہر منتظم نے مفوضہ کام انتہائی جانفشانی سے سرانجام دیا۔

(نامہ نگار)

ایک اور مجاہد کی فلسطین کو روانگی

قادیان ۲۰ر اکتوبر۔ مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مولوی فاضل ۲۳ر اکتوبر بروز بدھ ۳ بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے فلسطین کے لئے روانہ ہوں گے۔ اور ۲۴ر اکتوبر کو لاہور سے کراچی میل پر سوار ہو کر کراچی جائیں گے۔ احباب ان کی کامیابی اور بخیر و عافیت منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

کل مولوی صاحب موصوف نے اپنی روانگی کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی۔ کہ ان کے مکان پر تشریف لائیں حضور نے باوجود علالت یہ درخواست منظور فرمائی۔ اور پانچ بجے کے قریب مولوی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اس موقع پر مولوی صاحب نے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مکرم منیر الحصنی صاحب اور بعض اور اصحاب کو بھی مدعو کیا۔ اور چائے سے تواضع کی۔ حضور نے دعا فرمائی

گلستانِ عقیدت

بجز تیرے اصلِ جہاں کچھ نہیں ہے
نمودِ گل و گلستاں کچھ نہیں ہے
تجھے پا کے اے میرے آقا جہاں میں
اُسی کا ہے جلوہ اسی کا ہے پرتو
نہ ہو صاحبِ کارواں کا جو سایہ!
سنو! اے مئے دورِ حاضر کے پیاسو!
بہار و صراحی و صہبا و ساغر
لبِ آب جو چاند تارے ہیں مدھم
متاعِ حیاتِ جہاں کے نقیبو!
تقاضائے اہلِ جہاں کو تو سمجھو!
مرا تجربہ ہے کہ اس زندگی میں
یہ آپ اپنی دنیا ہے آپ اپنی فطرت

زمیں کچھ نہیں آسماں کچھ نہیں ہے
جہاں تو نہیں ہے وہاں کچھ نہیں ہے
میں سمجھا متاعِ جہاں کچھ نہیں ہے
وگرنہ یہ کون و مکاں کچھ نہیں ہے
تو پھر منزلِ کارواں کچھ نہیں ہے
یہ دورِ مئے ارغواں کچھ نہیں ہے
گل و لالہ و گلستاں کچھ نہیں ہے
فسوں سازیٔ کہکشاں کچھ نہیں ہے
متاعِ حیاتِ جہاں کچھ نہیں ہے
تماشائے اہلِ جہاں کچھ نہیں ہے
نشاطِ گل و گلستاں کچھ نہیں ہے
محبت میں سود و زیاں کچھ نہیں ہے

کسی کی توجہ کا حاصل ہے اختر
وگرنہ یہ میری زباں کچھ نہیں ہے

(اختر — تعلیم الاسلام [illegible] قادیان)

اعلان تحقیقاتی کمیشن قادیان

کمیشن کے اعلان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۶ء کے سلسلہ میں جن امیدواروں کی درخواستیں نظارت علیا میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن میں کلرکوں کی بھرتی کے لئے امتحان ۲۷ر اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے صبح مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوگا۔ تمام وہ امیدوار جنہوں نے ملازمت کے لئے درخواستیں بھیجی ہیں۔ وقت مقررہ پر حاضر ہو جائیں۔ اور اپنے اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔ جنہوں نے پہلے درخواستیں نہیں بھیجیں وہ اپنی درخواستیں ہمراہ لیتے آویں۔ ان کو بھی امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے گی۔

(خاکسار سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن)

جمہوریت اور اسلامی طرز حکومت

رہبران یورپ کی جمہوری آواز سے متاثر ہو کر جہاں فی زمانہ دوسری ترقی پسند اقوام نے جمہوری خیالات کو نوازا۔ وہاں مسلمان بھی از راہ تقلید یہ کہتے سنائی دینے لگے کہ "اسلام کا نظام جمہوری ہے"۔ اور یہ غالباً اس لئے کہا گیا کہ تا دنیا کی غالب و متمدن قومیں کہیں مسلمانوں کو قدامت پسند و غیر مہذب نہ سمجھنے لگیں۔ حقیقت یہ ہے کہ غالب اقوام کا تفوق ہمیشہ ایک دلفریب جادو ہوتا ہے۔ جس کے زیر اثر مغلوب لوگوں کے اچھے سے اچھے دماغ بھی بعض اوقات ماؤف ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور پھر اپنی آبائی خوبیوں کے بجائے وہ دوسروں کی موہوم خوبیاں اپنانے میں کچھ خاص عزت و شرف سمجھتے ہیں۔ ذہنی پستی اور غلامی کی یہ کیسی بھیانک تصویر ہے سہ

فطرت انساں پہ جب ہوتا ہے پستی کا اثر
چھوڑ کر خورشید کو ذروں پہ پڑتی ہے نظر

جمہوری نظام

جمہوری نظام کیا ہے؟ ...... مطلق العنان بادشاہت کا ردِ عمل۔ یعنی پارلیمانی حکومت۔ جس میں اکثریت کی آواز بلند اور فیصلہ کن سمجھی جاتی ہے۔ جمہوری حکومت چلانے کے لئے اول تو ملک کے مختلف نمائندوں کی ایک کونسل یا مجلس منتخب کی جاتی ہے۔ پھر اس مجلس کے غالب عنصر میں سے بالعموم وزراء کا کابینہ مرتب ہوتا ہے۔ جو ایک منتخب شدہ پریذیڈنٹ کی سرکردگی میں کام کرتا ہے۔ پارلیمانی کونسل میں جن خیالات کے ممبروں کی کثرت ہو۔ انہی کی مرضی کے مطابق پھر معینہ وقت تک ملکی حکومت کام کرتی ہے۔ اور اس کے لئے کثرت رائے کا احترام آئینی طور پر ضروری ہوتا ہے۔ تین چار سال بعد مقررہ وقت ختم ہو جانے پر ملک میں نئے انتخابات عمل میں آتے ہیں۔ جن کے بعد جس پارٹی کی اکثریت ہو اسی کی حکومت ہو جاتی ہے۔ بس کچھ اس قسم کے ڈھانچہ حکومت کو معہ اس کے انتخابی چکروں کے جمہوری نظام کہتے ہیں۔

مسلمان اور جمہوری نظام

جب یورپین اقتدار نے مشرقی اقوام کے ذہنوں کو جمہوری خیالات سے مزین کرنا چاہا۔ تو اسی وقت سے زوال پذیر مسلمانوں کے ترقی پسند طبقہ نے بھی جمہوریت کے خواب دیکھنا شروع کر دیئے۔ اور یورپ کی تقلید میں اس کے لئے سرگرم عمل ہو گئے۔ انقلاب پسند ترکوں نے سب سے پہلے اسی شوق میں "خلیفۃ المسلمین" سلطان عبد الحمید خان کو معزول کر کے ترکی حکومت کو پارلیمانی بنا دیا۔ اور پہلی جنگ عظیم کے بعد تو وہ خالص جمہوری پرچم لہراتے ہوئے مہذب و متمدن دنیا میں جلوہ افروز ہو گئے۔

انقلاب ترکی کے بعد مسلمانوں کے اکثر مفکرین و بہی خواہان ملت اس جمہوریت کے محاسن کی طرف متوجہ ہو گئے۔ مورخین نے بلاخوف تردید لکھنا شروع کر دیا۔ کہ "اسلام کا نظام جمہوری ہے"۔ اکثر علماء نے بھی اس رو کو برکت بخشی۔ نتیجہ یہ کہ آج ہر طرف مسلمانوں پر جمہوریت نوازی کا رنگ غالب ہے۔ ایک ندوی مورخ جن کا اسم گرامی شاہ معین الدین احمد ہے اپنی تصنیف تاریخ اسلام کے حصہ اول میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اسلام کا نظام جمہوری ہے۔ حضرت عمرؓ نے اسی بنیاد پر خلافت اسلامیہ کا نظام قائم کیا۔ اس نظام میں کوئی اہم کام بغیر اہل الرائے صحابہ کے مشورہ کے انجام نہ پاتا۔ خاص خاص حالات میں عامۃ المسلمین کا مشورہ بھی ضروری تھا۔ آپ فرمایا کرتے لا خلافۃ الا بالمشورۃ" (صـ۱۸۹) اس قسم کی غیر مکمل اور مہمل آراء بھی مسلمانوں کو جمہوریت کا سبق دینے میں بہت ممد ثابت ہو رہی ہیں۔ جو تصویر کا ایک ہی رخ پیش کرتی ہیں۔ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ محض مشورہ لے لینے سے تو جمہوریت قائم نہیں ہو جاتی۔ جمہوریت تو جیسا کہ بتایا جا چکا ہے اکثریت کی حکومت کا نام ہے۔ کچھ شبہ ہو تو بے شک انڈین نیشنل کانگرس کے صدر محترم سے استفسار کر لیں۔ کانگرس اپنی اکثریت کے خیال سے ہی مسلم لیگ کی آواز کو زیادہ قابل اعتنا نہیں سمجھتی۔ اس کے نزدیک بہ تقلید یورپ ہندوستان کی حکومت کو بہر حال اکثریت کی حکومت ہونا چاہیئے۔ یعنی جمہوری ...... کثرت ووٹ کی رہین منت۔ اب غور کیجئے کہ لا خلافۃ الا بالمشورۃ کے فاروقی تخیل کو بھلا اس جمہوریت سے کیا تعلق؟ اسلامی نظام کو محض جمہوری کہنا یقیناً اسلام کی ہتک ہے۔

تاریخ اسلام اور جمہوریت

کیا دونوں والی جمہوریت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خلافت راشدہ و ما بعد کے زمانہ میں یا سلاطین اور بادشاہان اسلام کے زمانوں میں کبھی قائم ہوئی تھی۔ کیا تاریخ اسلام میں اس کا کہیں پتہ چلتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام کے پہلے خلیفہ تھے۔ آپ کے زمانہ خلافت میں سب سے اہم واقعہ مسئلہ زکوٰۃ پر عام عربی قبائل میں ارتداد کی رَو تھا۔ اس وقت موتہ کی مہم بھی درپیش تھی۔ جس کی فوج کے سترہ سالہ سپہ سالار اسامہ بن زید کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبل از وصال خود مقرر فرمایا تھا۔ جمہور صحابہ کی یہ رائے تھی۔ کہ عربی قبائل میں چونکہ ارتداد کی رَو چلی ہوئی ہے۔ لہٰذا ایسے نازک وقت میں مرکز خلافت سے دور حضرت اسامہ کی فوج کو نہیں بھیجنا چاہیئے لیکن خلیفۂ اسلام حضرت صدیق اکبر نے ان کی رائے کے خلاف سختی سے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مدینہ میں اتنا سناٹا ہو جائے کہ درندے آکر میری ٹانگیں نوچیں۔ تب بھی میں اس مہم کو جسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے لئے حکم دیا نہیں روک سکتا"۔ غرض ان ہی حالات میں فوج روانہ کی۔ (تاریخ اسلام صـ۱۲۳) رائے عامہ کے صریح خلاف حضرت ابوبکر صدیق کا چلنا اور اپنی رائے اور عزم کے مطابق اسامہ کی فوج کو مرکز خلافت سے باہر بھیجنا کیا جمہوریت حاضرہ کے تصور کو مٹا کر نہیں رکھ دیتا؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی جمہوریت نہیں بلکہ شان اولی الامر ہی جلوہ فگن تھی۔ حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت کے اول نصف حصہ میں بھی وہی شان برقرار رہتی ہے۔ بعد میں تو عبد اللہ بن سبا یہودی کا دل ہلا دینے والا فتنہ نمودار ہو گیا تھا۔ جس نے ملت اسلامیہ کو بہت صدمہ پہنچایا اور آگے بھی دیر تک پہنچاتا رہا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں جمہوری طرز پر اسلامی نظام حکومت ہرگز جاری نہ تھا۔ یعنی کثرت رائے کا یا اس کی پابندی کبھی آئینی طور پر خلفاء اسلام پر عائد نہیں ہوتی۔ خلافت راشدہ کے بعد پھر شہنشاہیت کا دور دورہ آیا اور صدیوں تک چلتا چلا گیا۔ مگر اس بعد کی حکومتوں میں بھی کبھی اور کسی جگہ جمہوری طرز حکومت کا پرچم نہیں لہرایا۔ مقتدر و ممتاز سلاطین و شاہان اسلام بے شک اپنے مقرر کردہ ارکین سے مشورے بھی لیتے۔ مگر وہ اپنے منصب جلیلہ کے پیش نظر ہمیشہ ان کے مشوروں کے متوازی یا ماتحت چلنے کے کبھی پابند نہیں ہوئے

آمریت

جمہوریت کے مقابل آمریت کا تخیل ہے۔ مگر دنیوی آمریت میں چونکہ خشیۃ اللہ کے بجائے محض شخصی اقتدار و دنیا سازی کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام اسکو بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ اسلامی نظام نہ محض جمہوری ہے۔ اور نہ آمری بلکہ سراسر قرآنی ہے ...... جو بعد میں تاریخ عالم کے صفحات پر "خلافت" کے نام سے موسوم ہوا۔

اسلامی نظام

اسلامی نظام کو سمجھنے کے لئے ہمیں اصولاً پہلے زمانہ نبوی پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ کیونکہ نزول قرآن کے ساتھ اس کی اصل بنیادیں اسی مقدس زمانہ میں قائم ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد نظام کی تفصیلات چونکہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں کھلیں۔ اس لئے ہم خلفاء راشدین کے زمانہ سے بھی بلا تامل استصواب کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح تفتیش سے جو اسلامی نظام حکومت کے اصول اور اسکی تشکیل معلوم ہوتی ہے۔ وہ مختصراً یہ ہے۔

اسلام اصولاً حکومت کو کسی کی ملکیت قرار نہیں دیتا۔ نہ بادشاہ کی نہ پارلیمنٹ کی اور نہ کسی قوم یا جتھے کی۔ بلکہ اس کے نزدیک حکومت اللہ تعالیٰ کی ایک امانت ہے۔ جو تمام کائنات کا خالق و مالک ہے۔ خدا تعالیٰ کی زمین پر انسان مالک کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ امین کی حیثیت سے حکومت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے۔ اس ضمن میں بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے اس مالک حقیقی کا حکم جمہور کے لئے یہ ہے۔ ... ان تؤدوا الامانات الی اھلھا (نساء ۵۸) یعنی تم (حکومت کی) امانتوں کو صرف ان لوگوں کے سپرد کیا کرو۔ جو اس کے اہل ہوں۔ تاکہ پھر سوسائٹی میں عدل و انصاف کا خون نہ ہو سکے۔ اور ظلم و ستم پرورش نہ پائیں۔ اور کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ بلکہ سب امن و راحت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ اسلام کسی انسان کا یہ حق تسلیم نہیں کرتا۔ کہ وہ بخود بخود اپنی مرضی اور طاقت سے دوسروں پر حکومت کرنے کے لئے مسلط ہو جائے۔ بلکہ بنی نوع انسان کو پہلے پورا حق دیتا ہے۔ کہ وہ حکومت چلانے کے لئے جس کو اپنے میں سے زیادہ بہتر و متقی۔ صاحب فہم و عزم اور قیادت کرنے کے لائق دیکھیں اس کو خوشی اپنی مرضی اور فیصلہ سے اپنے اوپر حاکم منتخب کریں۔ یعنی از روئے اسلام نبی کے بعد لوگوں کا اولی الامر بذریعہ انتخاب مقرر ہونا چاہیئے اسی حکم کے ماتحت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جمہور صحابہؓ نے اپنے میں سے بہترین انسان حضرت ابوبکر صدیقؓ کو انتخاب کے ذریعہ اپنا مطاع یعنی خلیفۂ رسول تسلیم کر لیا۔ اور حکومت کی امانت آپ کے سپرد کر کے خود مطیع بن گئے۔ جہاں تک قیام حکومت یا انتخاب اولی الامر کا سوال ہے اسلام ساری طاقت پہلے جمہور کو عطا کرتا ہے۔ اور جمہور کی عقل و فراست سے اپیل کرتا ہوا حکم دیتا ہے۔ کہ بوقت ضرورت وہ اپنی طاقت انتخاب کا بہترین اور صحیح استعمال کریں۔ اس حکم کی بجا آوری میں اگر وہ کسی قسم کی غفلت۔ تساہل یا خود غرضی برتیں گے۔ تو ظاہر ہے کہ آگے چل کر خود ہی ان کو اس کا تلخ خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اس لئے انتخاب خلیفہ کے وقت کمال احتیاط شرط ہے۔ لیکن جب یہ انتخاب عمل میں آ جائے۔ تو پھر جمہور کا علاقہ و مداخلت ختم ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا علاقہ اولی الامر کا شروع ہوتا ہے۔

لہٰذا آگے حکم ہے۔ ... و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔ (نساء ۵۸) لوگوں پر حکمرانی کرو۔ تو عدل و انصاف سے ہی کرو۔

خلافت ابوبکر رضؓ

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے خلیفہ منتخب ہو جانے کے بعد جب اس امانت یعنی حکومت کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ تو پھر آپ کا طریق عمل جمہوری حکومتوں یا پریذیڈنٹوں کی طرح نہیں بلکہ قرآنی تعلیم اور اپنے پیشرو آقا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق بحیثیت کامل اولی الامر کے ظاہر ہوتا رہا۔ اور آپ اپنے وقت کے بہترین عادل خلیفہ ثابت ہوئے۔

مطاع مومنین کی پوزیشن

انسان چونکہ مدنی الطبع ہے۔ اور نبی یا اس کے جانشین کو ہر آن بسلسلہ اصلاح و نظام لوگوں سے واسطہ پڑتا اور سیاست و حکومت کا مرکزی نقطہ یہی واسطہ ہے۔ یعنی حکومت و رعایا کے باہمی تعلقات و حقوق کی استوار اور منصفانہ نگہداشت۔ اس لئے قرآن مجید نے حکومتی نظام کو بہترین طریق پر چلانے کا گر بھی بیان فرما دیا ہے۔ چنانچہ حکم ہے۔ مطاع مومنین کے لئے وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ (آل عمران ۱۶۰) یعنی مشورہ کر لیا کر لوگوں سے اہم معاملہ کے متعلق۔ لیکن جب بعد از مشورہ کسی امر پر) تو عزم بالجزم کرے۔ تو پھر (اس میں کامیابی کے لئے) اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کر۔ مشورہ عزم اور توکل کے الفاظ یہاں خاص طور پر قابل غور ہیں۔ اور بہت آسانی کے ساتھ مطاع مومنین کی پوزیشن واضح کر دیتے ہیں۔

مومنین کا مطاع خلیفہ مشورہ و عزم کے ساتھ اپنے منصب جلیلہ کو نبھانے کا پابند ہے۔ اور لاخلافۃ الا بالمشورۃ کا یہی مطلب ہے۔ وشاورھم فی الامر کے ماتحت وہ مجلس شوریٰ قائم کرے گا۔ اور تمام اہم امور میں امت کے نمائندوں سے مشورہ لیگا۔ پھر جو رائے اپنی یا کسی اور کی بعد از موازنہ خلیفہ کے نزدیک جمہور کے حق میں بہتر و مفید معلوم ہوگی۔ اس کو وہ پورے عزم کے ساتھ اختیار کرے گا۔ اور فاذا عزمت فتوکل علی اللہ کے ماتحت اسی رائے کے مطابق حکم نافذ کر دے گا۔ اور اس نفاذ میں کامیابی کے لئے اس کا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر ہوگا۔ جمہور کی خوشنودی یا ان کے کثرت ووٹ پر نہیں یعنی وہ جمہور کا مطیع نہیں۔ بلکہ مطاع ہوگا۔ اور کثرت رائے کی آئینی پابندی جو جمہوریت کا خاصہ ہے۔ اس کے نزدیک کوئی شے نہ ہوگی۔ پھر اسکی خلافتی حکومت عمر بھر کے لئے ہوگی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب لعین سبائی فتنہ پردازوں نے آپ کو خلافت سے معزول کرنے کا مطالبہ کیا۔ تو آپ نے صاف جواب میں فرمایا۔ کہ خدا نے جو مجھے خلعت (خلافت) پہنایا ہے۔ اسے میں اپنے ہاتھوں سے نہ اتاروں گا۔" (تاریخ اسلام صفحہ ۲۶۵)

اسلام میں خلیفہ کا منصب جمہوریت کے انتخابی چکروں سے بار بار کی تبدیلی یا عزل سے قطعی بالا ہے۔ ......" انتخاب کے بعد پھر اللہ تعالیٰ ہی اس کو اس منصب سے سبکدوش کر سکتا ہے۔ یعنی اسے وفات دے کر۔ اس شخص کے ہاتھ میں تمام وہ طاقتیں اور اختیارات ہوتے ہیں جو حکومت کو حاصل ہوتے ہیں۔" (احمدیت صفحہ [illegible])

یہ ہے مختصراً وہ اسلامی طریق حکومت جس کو سرور کونین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم الٰہی بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے قائم فرمایا۔ اور آنحضور کے بعد خلفاء راشدین نے اپنے اپنے حالات میں اسی کے مطابق حکومت کی اسلامی نظام میں بمشورہ و عزم کی شرائط کے اندر آمری و جمہوری تخیلات کے عمدہ حصص کو اس خوبصورتی کے ساتھ آپس میں سمویا ہے۔ کہ بیک وقت دونوں کی انادی خصوصیات رواداری کے رنگ میں متحد ہو کر بنی نوع انسان کی صحیح خدمات بجا لانے کے لئے رکا فرما ہو جاتی ہیں۔ اور وہ تضاد دیرینہ جو غیر حقیقی طور پر انسانی دماغوں نے آمری جمہوری خیالات کے درمیان وضع کر لیا تھا۔ یہاں اصلاً غائب ہو جاتا ہے۔

نظام خلافت

اسلام کا نظام چونکہ قرآنی ہے۔ اس لئے بنی نوع انسان کے لئے اپنے اندر سراسر حکمت و برکات ہی رکھتا ہے تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں۔ لیکن مجملاً ظاہر ہے۔ کہ جب تک مسلمان خلافتی نظام سے وابستہ رہے۔ دنیا میں فتح و شادمانی نے ان کے قدم چومے۔ لیکن جب شومئے قسمت سے انہوں نے اس نظام سے عملاً انحراف کیا۔ اور غیر موزوں ہستیوں کو اپنے اوپر حاکم بنانے لگے۔ تو تقدیر کی سربلندی نے بھی ان سے آنکھیں پھیرنا شروع کر دیں۔ مسلمان پھر آہستہ آہستہ انحطاط کا شکار ہوئے۔ اور بالآخر انتشار و بدنظمی کے گڑھے میں جا گرے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اب وہ ہر طرف چیخ پکار میں مبتلا ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی تقدیر پھر بدلے۔ مگر یورپ کی تقلید سے تو ہرگز ایسا ہونا ممکن نہیں۔ اس کے لئے قرآنی نظام کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے مسلسل عمل کی۔ سعی و استقلال اور قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اسلام کی شوکت از سر نو قائم کرنے کے لئے آج جماعت احمدیہ قادیان کے اندر ہی نظام خلافت موجود ہے۔ مسلمان جملہ قومی آفات سے نجات چاہتے ہیں۔ تو اس نظام میں شامل ہو جائیں۔ اور دیر نہ کریں۔ تقلید یورپ کو خیر باد کہیں۔ کہ اسلام زندہ ہو رہا ہے۔ وقت آ گیا ہے۔ کہ مسلمان نرے نام کے نہیں بلکہ سچے اور کام کے مسلمان بن جائیں۔ اسلام پر فدا ہونے کا نام ہی احمدیت ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صحیح راہ اسلام اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا پھر سے امت خیر الانام دنیا میں سربلند ہو۔ آمین ثم آمین۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار سید فضل الرحمٰن فیضی۔ کوٹ منصوری۔

کیا ؟

تعمیرات افریقہ۔ دفتر اول کا بارھواں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کے وعدوں کی تقدیم سو فی صدی ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء تک مرکز میں داخل ہو جانے پر مجاہدین کے نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جانے والے ہیں۔ کیا آپ اپنا وعدہ سو فی صدی داخل کر چکے ہیں؟ (وکیل المال تحریک جدید)

اذکروا موتاکم بالخیر

خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خانصاحب مرحوم

۱۸۶۱ء میں کمپنی نے بادشاہ شاہ عالم سے بنگال کی دیوانی حاصل کی۔ اور ملک پر قبضہ کر لیا جس سے ملک میں ایک نیا دور شروع ہوا۔ مسلمان خاندان اکثر مقامات پر برسر اقتدار تھے۔ انہیں تباہ کر دیا گیا۔ اور ہندوؤں کو اٹھایا گیا۔ سرکاری دفاتر میں فارسی رائج تھی۔ ہندو مسلم دونوں پڑھتے تھے۔ لیکن اب انگریزی اور بنگالی پڑھائی جانے لگی۔ اور مسلمانوں پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ چوہدری صاحب بیان کرتے تھے۔ کہ ہماری طالب علمی تک یہ حال تھا کہ مسلمان اردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے۔ اور ہم لوگ امتحانوں میں اصرار کر کے بنگالی کے بدلہ اردو کا امتحان دیتے۔ لیکن اب بنگالی مسلمان بھی بنگالی ہی کو مادری زبان کہتے ہیں۔ چوہدری صاحب مرحوم کا خاندان مالی ابتلا سے تو بچ گیا۔ لیکن بے دینی سے نہ بچ سکا۔ آپ کے والد صاحب سب ڈپٹی کلکٹر تھے۔ خاندان کے باقی بچے اور جوان دولتمند ہونے کی وجہ سے تعلیم سے بے پرواہ رہے۔ آپ کے ایک چچا نے اپنے وطن ناٹور (راج شاہی۔ بنگال) میں ہائی سکول کھولا۔ آپ اور آپ کے خاندان کے چند بچے اس میں داخل ہوئے۔ اس پر آپ کے ایک نانا نے جو مولوی تھے۔ بہت شور مچایا۔ کہ کفر کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ لیکن آپ کے دادا جان فضل الرحمن خانصاحب اپنے ارادہ پر جمے رہے اس وقت آپ کی دین سے بے تعلقی کا یہ حال تھا۔ کہ نماز۔ روزہ سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ ہندو استاد اسوہ حسنہ اور یورپ کے لیڈروں کے کارنامے مشغل رہ تھے۔ انگریزی کے علاوہ باقی تمام علوم کو ہیچ سمجھتے تھے۔ سنئے کہ جب اپنے پڑدادا دوست محمد خانصاحب کی انبیری میں سے پرانی تفسیریں ہاتھ آئیں۔ تو بے پروائی سے مرحوم نے انہیں ضائع کر دیا۔ اور پھر آخر زندگی تک افسوس کرتے رہے۔

ایک دفعہ مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری (جو کہ بعد میں احمدی ہو گئے) ناٹور آئے۔ اور مغرب کے بعد مسجد میں وعظ کیا۔ چوہدری صاحب کی عمر اس وقت گیارہ بارہ سال ہو گی۔ کھیل کے میدان سے آ رہے تھے کہ مسجد کے باہر ہی ٹھہر گئے اور وعظ سنا۔ جس میں مولوی حسن علی صاحب کہہ رہے تھے کہ تم ایک دوست کا خط آنے پر اس کو پڑھنے یا پڑھوا کر سننے کے لئے بیتاب ہو جاتے ہو۔ مگر تمہارے پاس تمہارے رب کا ایک خط آیا ہے تم اس کو نہیں پڑھتے۔ مرحوم اس وعظ سے بہت متاثر ہوئے۔ اور ارادہ کیا کہ جب بھی موقع ملے گا۔ قرآن مجید ضرور پڑھوں گا۔ ایف۔ اے میں وظیفہ حاصل کیا تو بڑے حجم کا قرآن مجید جس میں اردو اور فارسی ترجمہ اور تفسیر عزیزی اور حسینی تھی۔ دہلی سے منگایا۔ آپ نے ایف۔ اے سے ایم۔ اے تک کلکتہ میں تعلیم پائی۔ برہمو سماج کی لیکچروں میں بھی بہت دفعہ شامل ہوئے۔ مشہور شاعر ٹیگور کے والد سے جو کہ مہارشی کہلاتے تھے دو مرتبہ دعا حاصل کی۔ کالج کے زمانہ میں اپنے طور پر قرآن مجید پڑھتے تھے۔ جس سے آپ کے دل میں اسلام کی محبت بڑھتی گئی۔

ملازمت کے زمانہ میں خان بہادر احسن اللہ نے جو کہ چٹاگانگ میں ڈویژنل سکول انسپکٹر تھے۔ چوہدری صاحب کو اپنے پیر کی بیعت کی ترغیب دی کہ اس سے دل و دماغ میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے ان کے پیر کی بیعت یہ دعا کر کے کر لی۔ کہ اے خدا میں تیری رضا کے لئے پیر کی تلاش میں ہوں۔ اگر ان صاحب میں وہ چیز نہیں جس کی مجھے تلاش ہے تو تو ہی مجھے سچے پیر تک پہنچا۔

اسی اثنا میں خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب (سابق مبلغ جرمنی و حال پراونشل امیر بنگال) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی خبر پہنچائی۔ مولوی مبارک علی صاحب حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کو لے کر باریسال (بنگال) پہنچے۔ حافظ صاحب نے تبلیغ کا حق ادا کیا۔ چوہدری صاحب نے حضرت حافظ صاحب کی تقریر میں یہ کمال دیکھا کہ جو سوال کیا جائے اس کے جواب کے لئے جتنی بات کہنے کے لئے ضرورت ہوتی۔ نہ اس سے زیادہ کہتے نہ کم۔ آپ نے حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ نے تعلیم کہاں پائی ہے؟ حافظ صاحب نے کہا کسی مدرسہ وغیرہ میں تو نہیں پڑھا۔ ہاں حضرت حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب نے مجھے تعلیم دی ہے حافظ صاحب نے یہ بھی بتایا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نبی اللہ اسمہ احمد کے مصداق ہیں۔ چوہدری صاحب چونکہ پیروں اور ان کے مریدوں سے پہلے ہی بددل تھے۔ آپ نے سوچا۔ "پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند" اور کہا کہ میں حضرت صاحب کو صرف سچا تسلیم کرتا ہوں۔ اگر قادیان جا کر معلوم ہوا کہ آپ کا ایسا دعویٰ الہامی ہے تو مان لوں گا۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۱۴ء میں قادیان آئے۔ اور احمدیت کی معقولیت احمدیوں کے ایثار اور سادگی اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اولوالعزمی اور تبلیغی پروگرام سے متاثر ہوئے۔ اور ۳۰ یا ۳۱ دسمبر کو ۴۳ سال کی عمر میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

آپ اعلان مصلح موعود کی وجہ سے بہت ہی خوش تھے کہ جماعت میں اور خاص کر نوجوانوں میں جان قربان کر دینے کی گدگدی اور تڑپ نظر آ رہی ہے۔ مرحوم فرماتے کام کرنے کا موقع جلدی گزر جاتا ہے۔ جسمانی اور روحانی طاقت کے ہوتے ہوئے کام کر دکھاؤ۔ خدا جانے کب تمہارے راستہ میں مجبوریاں حائل ہو جائیں۔ اور تمہیں دل میں حسرت لئے ہوئے رخصت ہونا پڑے۔ وفات سے دو ماہ قبل آپ نے مجھے لکھا۔ میں روز بروز کمزور ہو رہا ہوں۔ لیکن یہ دیکھ کر خوش ہوں کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں جماعت کامیابی کے دروازے تک پہنچ گئی ہے۔ آپ کثرت سے نوجوانوں کو نصیحت فرماتے۔ کہ اپنے اعمال کو ایسا درست کرو کہ لوگوں کے لئے نمونہ بن جاؤ۔

مرحوم بنگال کے پراونشل امیر ہوئے اور قریباً چھ سال تک رہے۔ آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ۱۹۳۶ء میں قادیان ہجرت کر کے آ گئے۔ اور اس کے بعد بھی کئی سال تک بنگال کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے جاتے رہے۔ زمانہ امارت میں آپ کا یہ معمول رہا کہ تمام دورے ذاتی خرچ سے کرتے تھے اور اس بات کے قائل نہ تھے کہ بجٹ کا خیال کر کے ضروری کام سرانجام نہ دیئے جائیں۔ اس لئے اگر بجٹ بڑھ جاتا تو اپنی طرف سے رقم ادا کر دیا کرتے۔ خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان

دہلی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر اور اخبار "تیج"

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر دہلی فرمودہ ۹ اکتوبر کے بارہ میں روزانہ اخبار "تیج" دہلی نے ۱۴ اکتوبر کی اشاعت میں حسب ذیل نوٹ شائع کیا ہے:۔

"۸ یارک روڈ پر ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے احمدیوں کے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود (احمد) نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ امن اور شانتی کا مسئلہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ خود انسان۔ کیونکہ انسانی فطرت کے ساتھ اس کا نہایت گہرا تعلق ہے۔ اگر امن کا قیام مطلوب ہے تو اس کے لئے جذبۂ دشمنی و نفرت کو ختم کرنا پڑے گا۔ یہ مسئلہ سیاسی نہیں بلکہ اخلاقی ہے۔ اور اگر ہم خدا کی خدائی سے باخبر ہوں۔ اور روپیہ کا پیار۔ لالچ وغیرہ کو چھوڑ دیں۔ تو اس کے بعد ہم میں نفرت اور لالچ کے بجائے برادری اور محبت کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مذہبی دنیا کے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا سیکھیں۔ اور اپنے اندر قوت برداشت پیدا کریں۔ جس طرح مذہبی معاملات میں تحمل کی ضرورت ہے۔ ٹھیک اسی طرح دنیاداری کے معاملات میں بھی۔ اس کا ہونا لازمی ہے"

ڈاکٹر الزبتھ روز اینڈ کو

میو روڈ لاہور سے لکھتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ اکسیر ذیابیطس ایک ماہ کا کورس منگوایا گیا تھا ایک ماہ کے استعمال سے ہی امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ اکسیر ذیابیطس دو ماہ کا کورس جلد روانہ فرمایئے قیمت اکسیر ذیابیطس ایک ماہ کا کورس سات روپے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

این۔ ڈبلیو۔ آر سروس کمیشن لاہور

این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ریلوے میں لیچ اینڈ وارڈ انسپکٹرز کی ۹ عارضی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے صرف الیکشن (ملٹری) انجینئرز کی طرف سے ۱۱ تا ۲۲ تک مجوزہ فارموں پر جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ہر بڑے اسٹیشن سے ایک روپیہ ادا کرنے پر مل سکتے ہیں) درخواستیں مطلوب ہیں چھ مسلمانوں کیلئے مخصوص ہیں ایک اینگلو انڈین اور دو غیر مسلموں یعنی ایک سکھ پارسی اور انڈین کرسچین۔ ان کے علاوہ چھ مناسب نام (۲ مسلم) اینگلو انڈین یا ڈومیسائلڈ یورپین ایک پارسی یا انڈین کرسچین اور غیر مخصوص) ویٹنگ لسٹ میں رکھے جائیں گے۔

تنخواہ ۱۰۰/ روپیہ ۱۰۰-۱۰-۲-۱۲۰ روپیہ علاوہ مہنگائی اور دوسرے الاؤنس رولز کے ماتحت۔ قابلیت امیدوار کم از کم مندرجہ ذیل قابلیت کا ایک سرٹیفکیٹ رکھتا ہو۔

(۱) سپیشل برٹش اور انڈین آرمی سرٹیفکیٹ (۲) فسٹ کلاس انگلش اور اردو انڈین آرمی سرٹیفکیٹ (۳) میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن اگر نتائج ڈویژن کے حساب سے نہیں) جو نیز کیمبرج یا اس کے مد مقابل عمر ۲۰ اور ۴۰ سال کے درمیان نان ٹیچرز کیلئے اور پنشنرز کیلئے ۴۵ سال تک۔ اچھوت کیلئے ۵ سال عمر بڑھائی جا سکتی ہے۔ پوری تفصیلات کیلئے کے لئے ٹکٹ اور پتہ الالفافہ لکھ کر سیکرٹری سے دریافت کریں۔

پانچ انگریزی تبلیغی رسالے ایک روپیہ میں

۱۔ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وہ کارنامے جن کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ۸۰ صفحے
۲۔ تمام جہان کی اقوام کو ایک آسمانی پیغام ۸۰ صفحے
۳۔ دنیا کا آئندہ مذہب ۷۰ "
۴۔ صداقت احمدیت کے متعلق ایک ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کے انعامات ۵۵ "
۵۔ پیغام صلح و دیگر مضامین ۶۰ "

جملہ ۵ رسالوں کی قیمت ایک روپیہ معہ محصول ڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

بانجھ پن کا علاج

تم رحم بیمار ہو۔ رحم میں سردی ہو یا گرمی یا سوء مزاج خشک رحم کا یا گرنا خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی کا یا بوجہ فربہی رحم میں چربی زیادہ ہو یا نہایت لاغر عورت ہو۔ یا ریح غلیظ کا رحم میں پیدا ہو مانع استقرار ہو۔ غرض بفضل خدا ہماری دوائی سے مکمل طور پر آرام ہو جاتا ہے اور گوہر مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس چالیس دن گیارہ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

حکیم حاذق سید مہر علی شاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں ہر قسم کے نہایت عمدہ خوبصورت پیڈ اپائنگ فین اور ٹارچ تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگرونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں آپ اپنی ضرورت کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

کیلئے

ایک تجربہ کار آدمی کی ضرورت ہے جو کہ فروٹ پریزرویشن کا کام

Fruit Syrups preservation

اچھی طرح جانتا ہو درخواستیں معہ سرٹیفکیٹ مینیجنگ ڈائرکٹر بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے نام جلد از جلد آنی چاہئیں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پشاور ۱۹ راکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے جنوبی وزیرستان کے دورہ میں دانا کے مقام پر آزاد قبائلیوں نے سیاہ جھنڈیوں سے آپ کا استقبال کیا۔ ٹانک میں کانگرسیوں اور مسلم لیگ کے حامیوں میں کھلم کھلا جنگ ہوئی میراں شاہ میں مکانات پر قریباً دو سو سیاہ جھنڈے لہرا رہے تھے۔ پنڈت نہرو ۱۸ اکتوبر کو اپنے پنج روزہ دورے کے بعد واپس پشاور پہنچ گئے۔

کراچی ۱۹ راکتوبر۔ حکومت سندھ نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب پر پابندیاں عائد کرتے ہوئے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اس باب میں ایسا مواد موجود ہے۔ جس سے ملک معظم کی رعایا کے مختلف طبقات کے درمیان منافرت وعناد کے جذبات کو تقویت ملتی ہے۔ کیونکہ اس کتاب کے مصنف نے (۱) مسلمانوں کے بعض مذہبی عقائد سے استہزاء کیا ہے۔ (۲) قرآن کریم کی تعلیمات کو گمراہ کن انداز میں پیش کیا ہے۔ اور دریدہ دہنی کی گئی ہے (۳) قرآن مجید کے متعلق استہزا کیا گیا ہے (۴) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور اسلامی شریعت کی توہین کی گئی ہے (۵) عمومی حیثیت سے اس میں قلوب کو مجروح کرنیوالا مواد موجود ہے۔ اس حکم پر ۱۰ راکتوبر سے عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ عارضی حکومت کے مسلم لیگی رکن راجہ غضنفر علی خاں نے ایک تقریر کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی ہے کہ عارضی حکومت میں مسلم لیگ کی شرکت سے لیگ کانگرس مفاہمت کے لئے آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ کیونکہ ایک ہی جگہ کام کرنے سے دونوں جماعتوں کے نمائندے ایک دوسرے کے نظریات کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔ آپ نے پنڈت نہرو کے قبائلی علاقہ کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس سے کانگرسی لیڈروں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ دراصل اب سرحد میں کانگرس کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں۔ اور سرحدی مسلمان کانگرس سے بیزار ہو کر مسلم لیگ کے جھنڈے تلے منظم ہو گئے ہیں۔

طہران ۱۹ اکتوبر۔ ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت نے شاہ ایران کی حکومت میں حاضر ہو کر نئے کابینہ کے ارکان کی فہرست پیش کر دی۔ نئے کابینہ میں انتہا پسند تودہ پارٹی کا کوئی رکن شامل نہیں کیا گیا۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ اور وزارت خارجہ کے محکمہ کا چارج وزیر اعظم نے خود لے لیا ہے۔

کلکتہ ۱۸ راکتوبر۔ آج بنگال کا ایک اعلان مظہر ہے کہ نواکھلی میں امن قائم ہو گیا ہے مگر اننا کے ضلع میں ابھی گڑبڑ ہو رہی ہے ایک فوجی بٹالین فسادزدہ رقبہ میں بھیج دی گئی ہے۔

پشاور ۱۹ راکتوبر۔ کل ایک فوجی ہوائی جہاز جس کے افسر نیراہ کے فوجی علاقہ پر پیراشوٹ کے ذریعہ اترنے کی مشق کر رہے تھے۔ پہاڑوں پر گر کر تباہ ہو گیا۔ ۲۰ آدمی جن میں سے دس انگریز اور دس ہندوستانی تھے ہلاک ہو گئے اور جہاز تمام جل گیا۔

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ اندازہ ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس ۷ نومبر کو شروع ہوگا پہلے خیال تھا کہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کو کونسل آف سٹیٹ کا لیڈر آف دی ہاؤس بنایا جائیگا۔ لیکن اب خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں لیڈر ہوں گے۔

پھلور ۱۹ اکتوبر۔ شری ۱۰۸ سنت بابا مہم داس جی کی زیر صدارت اچھوت کانفرنس ہوئی۔ جس میں سکھ لاکھ ڈپٹی میئر لاہور اور دیگر اچھوت لیڈروں نے تقریریں کیں "ہم مر جائیں گے مگر ہندو نہیں کہلائیں گے"۔ "ہندو وانڈیا سے نکل جاؤ" "اچھوتستان لے کے رہیں گے" کے نعرے لگائے۔ اور ہر ریزولیوشن پاس کیا کہ آدی باسی (اچھوت) قوم نہ کبھی ہندو تھی اور نہ ہندو ہے۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے ڈاکٹر حمید اللہ بیگ (مسلم لیگ) پر جو پابندیاں عاید کی تھیں وہ ہٹا دی گئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مسلم لیگ کے ٹکٹ پر ضمنی انتخاب میں جالندھر کے شہری حلقہ سے اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ مگر پہلے انتخاب کے موقعہ پر حساب نہ داخل کرنے کی وجہ سے پانچ سال کے لئے اسمبلی کے انتخاب میں حصہ لینے اور ووٹ دینے سے روک دئیے گئے تھے۔

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ حاجیوں کا جہاز رضوانی کراچی سے کل روانہ ہو گیا تھا۔ آج شام تک خسرو بھی روانہ ہونے والا ہے۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی نے میرٹھ کانگرس سیشن کی استقبالیہ کمیٹی سے درخواست کی تھی کہ وہ پنجاب سے تین ہزار مندوبین کے لئے جگہ ریزرو رکھے۔ استقبالیہ کمیٹی نے یہ درخواست منظور کر لی ہے۔

امرتسر ۱۸ اکتوبر۔ اخبار اہل حدیث (۱۸ اکتوبر) میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ مولوی عبداللہ تیماپوری ۵ شوال کو دکن (حیدرآباد) میں وفات پا گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ اکتوبر۔ وائسرائے ہند آج شام کو بمبئی کے دورہ کے بعد واپس دہلی پہنچ گئے۔

نئی دہلی ۲۰ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان دونوں ممالک میں ایک دوسرے کے سفارت خانے قائم ہو گئے ہیں۔

پشاور ۲۰ اکتوبر۔ جب پنڈت نہرو درہ خیبر میں لنڈی کوتل کے مقام سے چند میل کے فاصلہ پر گذر رہے تھے۔ تو آزاد قبائلیوں نے آپ کے قافلے پر گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی اور پتھر بھی پھینکے۔ آپ کی حفاظت کے لئے جو پولیس ساتھ تھی۔ اس نے جوابی طور پر گولی چلا دی۔ پانچ منٹ تک باہمی جنگ ہوتی رہی۔ گو پنڈت نہرو محفوظ رہے۔ لیکن صوبہ سرحد کے وزیر مالیات مہر چند کھنہ کا ڈرائیور اور رائٹر کا ایک نامہ نگار معمولی طور پر مجروح ہوئے۔ مسٹر کھنہ کی کار کے شیشے بھی ٹوٹ گئے۔ دوپہر کو قافلہ پشاور پہنچ گیا۔ وانا کے مقام پر پنڈت نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قبائلیوں سے میل جول اور انکا اعتماد حاصل کرنے سے ہی ہم ان کے ساتھ تعلقات قائم کر سکتے ہیں ان لوگوں میں تعلیم کی اشاعت اور اقتصادی اصلاح کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

پشاور ۲۰ اکتوبر۔ خان عبدالغفار خاں کی طرف سے کہا گیا تھا کہ پنڈت نہرو کے خلاف قبائلیوں نے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے اشارے سے ہی مظاہرے کئے ہیں۔ آج سرحد مسلم لیگ کے لیڈر عبدالقیوم خاں نے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ عبدالغفار خاں غیور پٹھانوں کو پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کی کٹھ پتلی کہہ کر یہ تسلیم کرنے سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ پٹھان کانگرس سے بیزار ہو کر مسلم لیگ کی اسلامی تنظیم میں شامل ہو چکے ہیں۔ آپ نے کہا۔ پولیٹیکل محکمہ پنڈت نہرو کے ماتحت ہے اگر وہ اسے بھی اپنے قابو میں رکھنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ تو انہیں اعلانیہ طور پر اپنی بے بسی کا اعتراف کر لینا چاہئیے اور عبوری حکومت سے مستعفی ہو جانا چاہئیے۔

نئی دہلی ۲۰ اکتوبر۔ باقاعدہ طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ اچاریہ کرپلانی انڈین نیشنل کانگرس کے بلامقابلہ صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کی وزارت میں عنقریب دو اچھوت وزرا مقرر کئے جائیں گے